الحکمۃ انٹرنیشنل
AL-HIKMAH INTERNATIONAL
زندگی شعور سے

اختلاطِ مردوزن کی قباحتیں

www.KitaboSunnat.com

تالیف

کاشف ضیاء

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

E - 785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَ نِسَآءِ

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

یُدۡنِیۡنَ عَلَیۡہِنَّ مِنۡ جَلَابِیۡبِہِنَّ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ

فَلَا یُؤۡذَیۡنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

اختلاطِ مردوزن کی قباحتیں 3

اختلاطِ مردوزن کا مفہوم: 3

اختلاطِ مردوزن کا آغاز: 3

اسلام کی نظر میں اختلاطِ مردوزن: 3

اختلاطِ مردوزن کے نقصانات 5

خاندانی نظام کی تباہی: 5

تعلیمی پسماندگی: 5

صحت کی تباہی: 6

نکاح سے چھٹکارا: 6

اخلاقی بگاڑ کا فروغ: 7

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاطِ مردوزن کی قباحتیں

اختلاطِ مردوزن کا مفہوم:

اختلاطِ مردوزن سے مراد ہے کہ غیر محرم خواتین و حضرات ایک ہی جگہ ایک دوسرے میں گھل مل کر یوں اکٹھے ہوں کہ دونوں کے درمیان کوئی رکاوٹ اور آڑ نا ہو۔

اختلاطِ مردوزن کا آغاز:

اختلاطِ مردوزن کا آغاز مساوات مردوزن کے پر فریب نعرے سے ہوا، اللہ تعالیٰ نے تخلیقی طور پر عورتوں اور مردوں کے درمیان صلاحیتوں کے اعتبار سے فرق رکھا ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں کا دائرہ کار الگ الگ ہو، لیکن صنعتی انقلاب کے بعد جب سرمایہ داروں کے لیے زیادہ سے زیادہ عملے کی ضرورت ہوئی تو کم از کم معاوضہ میں زیادہ کام کروانے کے لئے خواتین کو آزادئ نسواں کے پر فریب دام میں پھانس کر انھیں مردوں کے شانہ بشانہ لا کھڑا کیا گیا۔ انسانی معاشرے میں جب مرد وخواتین میں سے ہر ایک کا دائرہ کار الگ الگ ہے اور دونوں کی ذمہ داریاں بھی مختلف ہیں تو دونوں کے درمیان اختلاط بھی نہیں ہونا چاہیے۔

اسلام کی نظر میں اختلاطِ مردوزن:

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝﴾ [النساء:32]

”اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک دوسرے کو جو فطری برتری عطا فرمائی ہے، اس کی تمنا مت کرو! مردوں کے لیے ان کے اعمال میں حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کے اعمال میں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل وکرم مانگتے رہو، بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔“

یہ آیت دراصل پرامن معاشرتی زندگی کی بہترین ترجمان ہے۔ اس میں یہ حقیقت سمجھائی گئی ہے کہ اللہ نے انسانی سماج کو اختلاف اور رنگارنگی پر پیدا کیا ہے، کسی بات میں مردوں کو فوقیت حاصل ہے، تو کسی معاملے میں وہ عورتوں کے تعاون کا دست نگر ہے۔ قدرت نے جو کام جس کے سپرد کیا ہے، اس کے لیے وہی بہتر اور اسی کو بجالانا اس کی خوش بختی ہے؛ کیوں کہ خالق سے بڑھ کر کوئی اور مخلوق کی ضرورت اور فطرت وصلاحیت سے واقف نہیں ہو سکتا۔

یہ مغربی ہوس کاروں کی خود غرضی اور دنائت ہے کہ انھوں نے عورتوں سے ”حقِ مادری“ بھی وصول کیا اور ”فرائضِ پدری“ کے ادا کرنے پر بھی ان بے چاریوں کو مجبور کیا، پھر جب انھوں نے اپنی ذمہ داری کا بوجھ عورتوں پر لادنے کی ٹھان لی، تو ایسا نظام وضع کیا، جس میں عورتوں کو مرد بنانے کی پوری صلاحیت موجود ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تین افراد ایسے ہیں، جو کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے“ اور ان تینوں میں سے ایک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((الرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ))

”عورتوں میں سے مرد۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

توپوچھا گیا اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ عورتیں، جو مردوں کی مماثلت اختیار کریں“ [1]

جیسا کہ صحیح بخاری میں روایت ہے:

((وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ))[2]

”وہ عورتیں جو مردوں جیسی چال چلن اختیار کریں۔“

علماء نے ایسی عورتوں کو جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور پھر عملی زندگی میں مردوں کی ہم صف ہونا چاہتی ہیں، اسی وعید کا مصداق قرار دیا ہے۔

بلکہ اسلام میں تو عورتوں کو گھروں میں رہنے کی تلقین کی گئی ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ فِي الْخُرُوجِ إِلَّا مُضْطَرَّةً))[3]

”کسی انتہائی مجبوری کے سوا عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔“

تو اس حدیث سے یہ پتہ چلا کہ عورت کو بغیر ضرورت کے گھر سے باہر بھی نہیں نکلنا چاہیے، بجائے اس کے کہ وہ بے پردگی کی حالت میں بازاروں، یونیورسٹیوں اور دفاتر میں مردوں کے ساتھ مل جل کر کام کریں۔

اسلاف نے تو عورتوں کے پردہ کے متعلق اس قدر سختی کا مظاہرہ کیا کہ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے:

” مشہور تابعی حضرت عبیدہ رحمہ اللہ نے آیت ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ﴾ کی عملی تفسیر فرماتے ہوئے چادر کو چہرے پر اس طرح لپیٹا کہ صرف ایک آنکھ نظر آرہی تھی۔“[4]

مشہور مفسر علامہ آلوسی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ میرے خیال میں جس طرح کی زینت کا اظہار شریعت میں منع ہے اس میں یہ بھی ہے جو ہمارے زمانے کی مال دار عورتیں اپنے کپڑوں کے اوپر پہنتی ہیں اور گھر سے باہر نکلتے وقت ان کپڑوں سے پردے کا کام لیتی ہیں؛ حالانکہ وہ رنگ برنگ ریشمی دھاگوں سے بنا ہوا برقع ہوتا ہے جس میں سونا یا چاندی کی نقش نگاری ہوتی ہے جسے دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ شوہر وغیرہ کا ان عورتوں کو اس انداز میں گھر سے نکلنے اور اجنبی مردوں کے درمیان آنے جانے پر روک ٹوک نہ کرنا بے غیرتی پر مبنی ہے جس کا چلن آج کل بہت عام ہو گیا ہے۔“[5]

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ دونوں صنفوں میں قدرت نے ایک دوسرے کے لیے فطری کشش رکھی ہے، جس کی وجہ سے دونوں کا ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہونا اور ربط و تعلق کی خواہش کا پیدا ہونا ناگزیر ہے۔ اگر اس فطری کشش کو حدود و آداب کا پابند نہ بنایا جائے اور دونوں صنفوں کے آزاد اور بے قید تعلق کو قبول کر لیا جائے تو معاشرے میں اخلاقی انارکی کا پھیلنا لازم ہے، جس کا آخری نتیجہ جنسی جبلت کے اعلیٰ انسانی واخلاقی اوصاف پر غالب آجانے اور معاشروں اور تہذیبوں کی اخلاقی تباہی کی صورت میں نکلتا ہے۔

---

1 مجمع الزوائد:227/4

2 صحيح البخاری:5885

3 مجمع الزوائد:2/200 روى سوار بن مصعب و هو متروك الحديث

4 احكام القرآن: 371/3

5 روح المعانی: 146/18

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اختلاطِ مردوزن کے نقصانات

خاندانی نظام کی تباہی:

کسی بھی خاندان کی تشکیل میں عورت کا کلیدی کردار ہوتا ہے، عورت اگر خاتون خانہ بن کر اپنی گھریلو ذمہ داریاں نبھاتی ہے تو خاندان کو غیر معمولی استحکام حاصل ہوتا ہے، عورت، بیوی، ماں اور بیٹی کی حیثیت سے گھر کی زینت ہے لیکن اختلاط مردوزن نے اس کو اس کے دائرہ کار سے نکال کر مردوں کے شانہ بشانہ معاشی دوڑ میں شامل کر دیا، جس سے بتدریج عورت، بچوں کی تربیت اور گھریلو امور کی انجام دہی کو اپنے لئے بوجھ سمجھنے لگی، صنف نازک کے اس رجحان نے خاندانی بنیادوں کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا۔ علاوہ ازیں اختلاطِ مردوزن کے نتیجے میں شادی کی بندھنوں سے آزاد رہ کر شہوت رانی کی جو راہ نکالی جارہی ہے اس نے تو انسانی وجود ہی پر سوالیہ نشان لگادیا، جیسا کہ مغربی ملکوں میں بغیر شادی کے جوڑوں میں بے تحاشا اضافہ ہورہا ہے، مانع حمل دواؤں کا کثرت سے استعمال، اسقاط حمل، نیز حرام اولاد کی ولادت پر انھیں کوڑے دان کی نذر کرنا، کیا یہ سب کچھ خاندانی نظام کی بربادی کی علامات نہیں؟

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت

دوران تعلیم مختلف جوانوں کے ساتھ مٹر گشتی کرنے والی لڑکیاں جب ازدواجی بندھن میں بندھ جاتی ہیں تو انھیں کسی صورت تسکین ملتی نظر نہیں آتی، بالآخر خلع کا راستہ اپناتی ہیں یا پھر شوہر طلاق دے دیتا ہے، مغربی معاشروں میں طلاق کے واقعات اپنی آخری حدوں کو چھورہے ہیں، وہی خاتون مستحکم خاندان کی بنیاد رکھ سکتی ہے، جس نے بچپن سے عفت و پاکدامنی اور شرم وحیاء کی زندگی گذاری ہو اور اختلاط مردوزن شرم وحیاء کو کھرچ کر نکال دیتا ہے، محبت کی شادیوں کی کثرت جس میں دین وایمان کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی، اختلاط مردوزن ہی کی دین ہے، کتنی ہی مسلمان لڑکیاں ہیں جنھوں نے اپنے ہندو ساتھیوں سے شادیاں رچالیں اور اپنے ماں باپ کے ساتھ دین ومذہب کے لئے کلنک کا دھبہ بن گئیں، ایسی محبت کی شادیوں کا انجام طلاق کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

تعلیمی پسماندگی:

مخلوط ماحول والے تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے بچوں کے مقابلے میں الگ الگ اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں، خصوصا بچیوں کا رزلٹ زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ مغرب میں غیر مخلوط تعلیمی اداروں کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہوتا جارہا ہے، علیحدہ اسکولوں میں داخلہ لینے والی طالبات کی تعداد مخلوط اسکولوں سے رجوع ہونے والی طالبات کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے، دونوں قسم کے اسکولوں کے نتائج سامنے آئے تو یہ دلچسپ حقیقت بھی سامنے آئی کہ پہلی پچاس پوزیشنوں میں سے 48 پوزیشن سنگل سیکس اسکولوں کے طلبہ وطالبات نے لی، جبکہ صرف دو پوزیشن کوایجوکیشن والے اداروں کے حق میں آئیں۔

یہی وجہ ہے کہ یونیورسٹیوں سے ڈگریاں حاصل کرنے والی اکثر لڑکیاں اور لڑکے تربیت میں بہت نچلے درجے کے ہوتے ہیں، نہ ہی ان کو خاندانی رشتوں کی پاسداری ہوتی ہے، بلکہ ایک لمبا عرصہ نوجوان لڑکیوں کے ساتھ گزار کر شرم وحیا کے خاتمے کے ساتھ ساتھ ان کی نفسیات بھی ایک عزت دار مرد سے مختلف نظر آتی ہیں۔

دوسری چیز کہ وہ عشق کے نام سے ناجائز محبت کے بندھن میں اس قدر گروی ہوجاتے ہیں کہ ذہنی صلاحتیں کھو بیٹھتے ہیں اور نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

البتہ اسلام تعلیم کے ان طریقوں سے منع کرتا ہے جو صنف نازک کو اس کی نسوانیت سے محروم کر کے حیاباختہ اور آوارہ بنادے، اسلام مرد وزن کے بے حجابانہ اختلاط کو انسانی معاشرہ کے لئے تباہ کن قرار دیتا ہے، اس سے شرم وحیاء کا جنازہ نکلتا ہے، بدکاری اور بے حیائی کی راہ ہموار ہوتی ہے، اسلام مردوخواتین کو تاکید کرتا ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، چنانچہ سورہ نور میں مردوخواتین میں سے ہر ایک کو الگ الگ خطاب کرکے نگاہیں نیچے رکھنے کی تاکید کی گئی تو عورتوں کے متعلق فرمان باری تعالی ہے:

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ [سورۃ النور:31]

”مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے۔“

اسی طرح مردوں کے متعلق فرمان باری تعالی ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝﴾ [سورۃ النور:32]

”مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ ان کے کاموں سے خبردار ہے۔“

نیز سورۃ الاحزاب میں خواتین کو حجاب کی تاکید کی گئی اور بے پردہ بن سنور کر باہر نکلنے سے منع کیا گیا۔ اسلام عفت وپاکدامنی کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دیتا ہے اور ہر اس طرزعمل پر روک لگاتا ہے جس سے انسانی معاشرے میں بے حیائی در آتی ہو، اس لیے اسلام نہ صرف مخلوط نظام تعلیم کا قائل نہیں ہے بلکہ اسے انسانی معاشرہ کے لئے سم قاتل قرار دیتا ہے۔

صحت کی تباہی:

اختلاطِ مردوزن کا سب سے خطرناک اثر مردوخواتین کی صحت پر پڑتا ہے، لڑکے اور لڑکوں کو چھ تا آٹھ گھنٹے اکھٹے بٹھانا دراصل انھیں جنسی کشمکش میں مبتلا کرنا ہے، جس کے صحت ونفسیات پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں، روزنامہ منصف میں اس حوالہ سے ایک چشم کشا تحقیق شائع ہوئی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ اجنبی خاتون مرد کا اختلاط ذہنی دباؤ کے ہارمونس میں اضافہ کا سبب بنتا ہے، ایک خوبصورت اجنبی خاتون صرف پانچ منٹ میں کسی مرد میں ذہنی دباؤ پیدا کرنے والے عوامل کی سطح میں اضافہ کرسکتی ہے جو مرد کے قلب کے لئے مضر ثابت ہوسکتی ہے، اسپین کی یونیورسٹی آف ویلنسیا کے محققین نے اس بات کا پتہ چلایا ہے کہ اس سے مرد کے کولیسٹر سطح میں اضافہ ہوسکتا ہے جس کے نتیجہ میں صحت پر مضر اثرات مرتب ہوسکتے ہیں، محققین نے اپنے جائزہ کے دائرہ کار میں تجربہ کے لئے 84 مرد طلبہ کو شامل کیا جن میں کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا چھوڑنے سے قبل اور اس کے بعد ان کے کولیسٹرال سطحوں کی پیائش کی گئی تھی جس سے صاف فرق واضح ہوا۔

نکاح سے چھٹکارا:

یورپ میں مرد عورت کے ایک دوسرے کے ساتھ اسکول کالج، کلب اور پارٹیوں میں آزادانہ اختلاط اور ننگے پن نے شہواتی جذبات کو اس طرح ابھارا کہ نکاح کا طریقہ ناکافی ثابت ہوا، چنانچہ آہستہ آہستہ آزاد جنسی تعلقات والا ذہن پیدا ہوا، نیا لٹریچر بڑے پیمانے پر شائع ہونے لگا، جس میں مرد عورت کے درمیان آزاد جنسی تعلقات کو فطری (Natural) اور بے ضرر قرار دیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ نکاح کو بوجھ سمجھ کر اس سے دور بھاگنے لگے، نوجوان لڑکے لڑکیوں نے نکاح کے بغیر ایک دوسرے کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرکے رہنا شروع کر دیا، نکاح کا بندھن ٹوٹ گیا، تو محبت والا تعلق نہیں رہا، بلکہ ہر ایک نے دوسرے سے اپنے فائدہ کی چیز تلاش کرنی شروع کی، جس کے نتیجہ میں کڑواہٹ پیدا ہوکر ایک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

دوسرے سے علیحدگی پیدا ہوئی۔ عورت کے معاشی استقلال نے طلاق کی کثرت میں اور زیادہ اضافہ کیا، انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا ۱۹۸۴/ نے بتایا کہ دنیا کے صنعتی ملکوں میں طلاق کی شرح میں اضافہ کی وجہ عورتوں کا کمانے میں مردوں کا محتاج نہ ہونا ہے، ایک امریکی اخبار (The Plain Truth 1987) کے مطابق فرانس میں ۵۰ فیصد شادیاں طلاق پر ختم ہوتی ہیں، کینڈا میں ۴۰ فیصد اور امریکہ میں ۵۰ فیصد شادیاں طلاق پر ختم ہوتی ہیں، امریکہ کی دس عورتوں میں سے چھ وہ ہیں جو طلاق کا تجربہ کر چکی ہیں۔

زندہ کر سکتی ہے ایران و عرب کو کیونکر
یہ فرنگی مدنیت کہ جو ہے خود لب گور

اخلاقی بگاڑ کا فروغ:

اختلاط مردوزن کا سب سے برا اثر نئی نسل کے اخلاق پر پڑرہا ہے، جس نے بچوں کے اخلاق کو بگاڑ دیا ہے، شرم وحیا جو انسان کا سب سے قیمتی زیور ہے رخصت ہوتا جارہا ہے، قریب البلوغ کا زمانہ جذبات میں ہیجان کا دور ہوتا ہے اس عرصہ میں نوخیز اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک ساتھ مل بیٹھنا اور بے حجابانہ میل وجول شہوانی جذبات کو بھڑکا کر ہیجانی کیفیت میں مبتلا کر دیتا ہے، پھر لڑکیوں کا مختصر لباس میں بن سنور کر آنا جلتی پر تیل کا کام کرتا ہے، کسی نے بجا کہا کہ آج آزادانہ اختلاط اس حد کو پہنچ چکا ہے کہ تعلیم وتحقیق کے راستے سے شیطانیت رقص کر رہی ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اس قدر جنسی بے راہ روی کا ماحول ہے کہ ایک آدمی شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتا ہے۔ مغربی اباحیت پسندی کے ماحول میں یونیورسٹیوں کے لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے سے اس قدر بے تکلف اور قریب ہو جاتے ہیں کہ سارے فاصلوں کو ختم کر کے گناہوں کے سمندر میں غوطہ زن ہو جاتے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو پورے آٹھ گھنٹے ایک ساتھ بٹھانا دراصل انھیں جنسی اشتعال دلانا ہے جس سے جنسی بے راہ روی اور نفسیاتی کشمکش پیدا ہوتی ہے، زنا بدکاری اور ہم جنس پرستی کو فروغ ملتا ہے اسکولوں میں اخلاقی بگاڑ اور جنسی انارکی کہاں تک پہنچ چکی ہے اس کا اندازہ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں رونما ہونے والے واقعات اور وہاں کی صورت حال سے کیا جاسکتا ہے، ورجینیا کے ایک چھوٹے سے لڑکیوں کے اسکول کے بارے میں خود وہاں کی طالبات کا کہنا ہے کہ 75 سے 85 فیصد تک کی لڑکیاں جنسی تعلقات قائم کر چکی ہوتی ہیں، اسکولوں اور کالجوں تک میں جنسی تعلقات اتنے عام ہیں کہ چھ سات ماہ بعد وارث کے آجانے پر تعجب کی ایک انگلی بھی نہیں اٹھتی، ہر چھ میں سے ایک دلہن پہلے سے حاملہ ہوتی ہے، ایک اندازے کے مطابق سراکوز یونیورسٹی کی 6 ہزار طالبات میں اوسطاً 400 سالانہ حاملہ ہوتی ہیں۔[1]

نوٹ:

موجودہ صورتحال کہ جس میں روزانہ کی بنیاد پر کئی ایک معصوم جانوں کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا جاتا ہے، گھر سے نکلنے والی عورت کی عزت محفوظ نہیں کہ جسے نوچنے والے درندے ہر گلی محلے میں موجود گھات لگائے بیٹھے ہوتے ہیں، سکول وکالجز اور یونیورسٹیاں فحاشی کے اڈے بن چکی ہیں تو اس ساری صورتحال کی اصل بنیادی وجہ کہ ہم نے معاشی، معاشرتی اور سیاسی سطح پر اسلام کو چھوڑ کر دوسرے وضعی نظاموں کو اپنی زندگی میں لاگو کیا اور بچوں کو وہ مغربی تعلیمی ماحول دیا کہ جس میں کسی بھی مردوزن کو اپنی خواہشات کی تسکین کے لیے کسی بھی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

خدارا آج ہمیں ان چیزوں کا جائزہ لینا ہوگا ورنہ ہمارے معاشرے میں اخلاقی پستی کے ساتھ ساتھ فحاشی وبے حیائی کو عروج ملتا جائے گا اور آخر کار ہمیں دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالی ہمیں دین اسلام پر چلنے والا بنائے۔

آمین

---

1 مخلوط تعلیم: 47-49